ایک ہزار سے زائد اکابر صوفیاء کرام کا اہم تذکرہ

خزینۃ الاصفیاء

تالیف لطیف

مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہٗ

ترجمہ: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

جلد اوّل : سلسلۂ قادریہ

خزینۃ الاصفیاء

مصنّف

مفتی غلام سرور لاہوریؒ

مترجمین

مفتی محمود عالم ہاشمی

علّامہ اقبال احمد فاروقی

مکتبۂ نبویّہ - گنج بخش روڈ۔ لاہور

بار اوّل ——————— شوال المکرم ۱۴۱۰ھ
تعداد ——————— ایک ہزار
طباعت ——————— آفسٹ، سفید کاغذ، مجلد
ضخامت ——————— ۱۸×۲۲/۸ ۲۲۸ صفحات
طابع ——————— مکتبہ جدید پریس لاہور
ناشر ——————— مکتبہ نبویہ۔ لاہور
قیمت ——————— ۵۰ روپے

۱۱۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان رضی اللہ عنہ

کنیت ابو حنیفہ، لقب امام اعظم، نام نعمان ابن ثابت اور خیر التابعین میں سے تھے۔ چار ائمۂ دین میں سے پہلے امام اور حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کے جلیس خاص تھے۔ آپ نے حضرت امام جعفرؓ سے بڑا استفادہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات صحابہؓ کی زیارت کی۔ ان صحابہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن انس، عبداللہ بن ابی عبداللہ بن حرث، معقل بن یسار، واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم۔ آپ نے ان صحابہ کرام سے احادیث کی روایت کی ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم، بشر حافی، داؤد طائی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے آپ کے شاگرد تھے۔ فقہا میں امام ابو یوسف اور امام محمد نے بڑی شہرت حاصل کی۔ آپ کا شجرہ پرانی کتابوں میں یوں درج ہے:

• امام ابو حنیفہ نعمان کوفی بن ثابت بن قیس بن یزدجرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں عادل۔

حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں حضرت امام اعظم کو ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے اور آپ کو امام اماماں، مقتدائے سنیاں، شرف فقہا و علما لکھا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ جب روضۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طواف کرتے تو عرض کرتے، السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو جواب آیا کرتا تھا، علیک السلام یا امام المسلمین۔ حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پیغمبر خدا کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کو کہاں طلب کروں؟ فرمایا، علم ابو حنیفہ کے پاس۔ خواجہ محمد پارسا نے فصولِ ستہ میں لکھا ہے کہ امام اعظم کا وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اس مذہب پر گامزن ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک اسی دین پر حکم چلایا کریں گے۔ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب راحت القلوب میں لکھا ہے کہ جناب امام ابو حنیفہ جب آخری حج بیت اللہ کر گئے تو رات کے وقت کعبۃ اللہ کا دروازہ پکڑ کر ایک پاؤں پر کھڑے رہے اور نصف قرآن ختم کر دیا۔ پھر دوسرے پاؤں پر کھڑے رہے اور نصف دوسرا ختم کیا۔ پھر کہا ما عرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک۔ ہاتف نے

آواز دی، ابوحنیفہ تم نے پہچان لیا، جیسے کہ پہچاننے کا حق ہے اور میری تم نے عبادت کر دی جیسا کہ حق ہوتا ہے، ہم تمھیں اور تیرے مقلدین کو بخش دیں گے۔

یہ روایت نقل کی جاتی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کے منہ میں لعابِ دہن ڈال کر فرمایا: ہماری یہ امانت ابوحنیفہ کو پہنچا دینا۔ حضور کا یہ لعابِ دہن حضرت انس کے منہ میں ایک آبلے کی طرح محفوظ رہا۔ جب حضرت امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے تو آپ نے یہ امانت آپ تک پہنچا دی۔ یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ حضرت امام ایک رات میں ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے۔ تیس سال تک عشا کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔

حضرت امام ابوحنیفہ عین عالمِ شباب میں تھے کہ امام شافعی پیدا ہوئے۔ چار سال تک وہ والدہ ماجدہ کے شکم میں رہے۔ جس رات امام ابوحنیفہ کا وصال ہوا تو آپ پیدا ہوئے۔ شیخ فریدالدین عطارؒ نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ امام اعظم نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر سے جسم انور کو نکال کر تمام ہڈیاں علیحدہ علیحدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کی ہیبت سے آنکھ کھل گئی۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو آپ نے بتایا کہ آپ پیغمبرِ خدا اور حفظِ سنتِ رسول میں وہ مقام حاصل کریں گے کہ صحیح سنت کو سقم سے جدا کر دیں گے۔

ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ نے ارادہ کر لیا کہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لوں اور یادِ خداوندی میں وقت گزار دوں۔ رات کو حضرت رسالت پناہ کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا، ابوحنیفہ! تمھیں اس لیے زندگی عطا کی گئی ہے کہ میری سنت کا اعلان کرتے رہو اور میرے علوم کو پھیلاتے جاؤ، گوشہ نشینی اور عزلت گزینی کے لئے نہیں۔ چنانچہ اس دن کے بعد آپ نے خدمتِ سنتِ رسول میں دن رات وقف کر دیا۔

حضرتِ امام اعظم کی مسجد کے قریب ہی بچے گیند سے کھیل رہے تھے۔ ایک دفعہ گیند آپ کی مجلسِ قرآن میں آگرا۔ کسی لڑکے کو جرأت نہ ہوئی کہ مجلس سے گیند اٹھائے۔ ایک لڑکے نے اعلان کیا کہ میں جا کر گیند لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ گستاخانہ گیا اور گیند اٹھا لایا۔ حضرت امام نے اس بچے کی بیباکی دیکھ کر فرمایا کہ یہ بچہ حلال زادہ نہیں ہو سکتا۔ جب تفتیش کی گئی تو واقعی ایسا نکلا۔

لوگوں نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: حلال زادوں کے حیا مانع ہوتی ہے۔

حضرت امام اعظم نے ایک شخص سے قرضہ لینا تھا۔ اتفاقاً آپ کا ایک شاگرد مقروض کے محلے میں فوت ہوگیا۔ آپ بھی شریکِ جنازہ ہوئے۔ چونکہ دھوپ بہت تھی اس لئے جنازے کے انتظار میں سارے لوگ آپ کے مقروض کے مکان کی دیوار کے سایہ میں کھڑے ہو گئے۔ مگر حضرت امام ابوحنیفہ دھوپ میں کھڑے رہے۔ لوگوں نے سایہ میں کھڑا ہونے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ جب تک میں قرضہ لے نہ لوں اس کی دیوار سے فائدہ اٹھانا داخلِ سود خیال کرتا ہوں۔

ایک امیر آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ وہ یہاں تک تعصب کرتا کہ آپ کو یہودی کہا کرتا۔ اس بات کو جب امام صاحب نے سنا تو اسے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ بھائی! تمھاری بیٹی کا نکاح ایک مالدار یہودی سے کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا۔ آپ مسلمانوں کے امام ہیں۔ آپ کے نزدیک یہ کب روا ہے کہ ایک مسلمان کی بیٹی ایک یہودی کے نکاح میں آئے۔ پھر میں ایک مسلمان ہوں۔ میری بیٹی یہودی کے نکاح میں کس طرح آسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا، سبحان اللہ۔ تم تو اپنی بیٹی یہودی کے نکاح میں دینا گوارا نہیں کرتے مگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ روا رکھتے ہو کہ انھوں نے اپنی دو بیٹیاں ایک یہودی کے نکاح میں دے دیں۔ اس شخص نے بات کی حقیقت کو سمجھ لیا اور اپنے بغض و تعصب سے تائب ہوگیا۔

کوفہ کے لوگوں نے مسجد بنانے کے لیے عوام الناس سے مالی امداد کی اپیل کی۔ حضرت امام اعظم کی خدمت میں بھی گئے کہ تبرکاً کچھ نہ کچھ دیں۔ حضرت امام نے ہزار وقت ایک درہم دیا تو شاگردوں نے کہا، حضرت آپ اتنے سخی ہیں مگر مسجد کے معاملہ میں یہ بُخل۔ آپ کو یہ بات بڑی گراں گزری اور فرمایا کہ مجھے پتہ ہے کہ مالِ حلال آب و گِل پر خرچ نہیں ہو سکتا۔ میرا مال حلال ہے اس لئے جب لوگوں نے روپے مانگے میرے دل پر گراں گزرا۔ چند دن گزرنے کے بعد مسجد کے بانی واپس آئے اور امام صاحب کو ایک درہم واپس کر گئے اور کہنے لگے، یہ تو کھوٹا ہے۔ آپ نے بصد خوشی واپس لے لیا اور فرمایا: الحمد للہ میرا حلال مال آب و گِل پر خرچ نہیں ہوا۔